Green Island
Youth Forum
(A Project of GIT®)

بعنوانِ حضرت فاطمہ زہرا علیہاالسلام

Contact us on

0213 2253 606

آج کا مقالہ سیدہ نساء العالمین جناب فاطمہ زہرا علیہاالسلام کی مظلومانہ شہادت کی مناسبت سے لکھا جارہا ہے۔

حضرت زہرا علیہاالسلام کی شخصیت کے پہلو اتنے زیادہ اور عمیق ہیں کہ اس مختصر مقالے میں اس کو سمیٹنا ناممکن ہے لیکن جس حد تک ممکن ہے ہم خلاصۃ ان کی سیرت کے چند پہلوؤں کی طرف اشارہ کرتے ہیں:

۱۔ بہترین امکانات سے بہرہ مند ہونے کے باوجود کمترین وسائل زندگی پر قناعت کرنا۔

۲۔ اپنی پسندیدہ اور ضرورت کی اشیاء میں انفاق وایثار کرنا۔

۳۔ اللہ تعالی کی بارگاہ میں خالصانہ عبادت وبندگی۔

۴۔ حیاوعفت کا پیکر۔

۵۔ اسلامی لباس وحجاب کا مکمل نمونہ

۶۔ رحلت پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد مقام ولایت حضرت علی علیہ السلام کی پاسداری

۷۔ علم ودانش کی معراج

اب مندرجہ بالا صفات میں سے آخری صفت ہی کو لے لیں کہ حضرت زہرا علیہاالسلام کا علمی مقام کیا ہے اور آپ علیہاالسلام کو قرآن و معارف دینی کا علم پروردگار کی

جانب سے عطا تھا جس کا بہترین نمونہ خطبہ فدک ہے، جو آپؑ نے حاکم وقت کے دربار میں دیا، جس میں حسبنا کتاب اللہ کے نعرے لگانے والوں کے مدعی کو قرآن کریم ہی کی کئی آیات سے رد کرتے ہوئے ثابت کیا کہ وہ کتاب خدا سے کتنا اجنبی ہے۔ اس خطبے کے سات حصے ہیں، جس کے پہلے حصے میں خدا کی حمد جبکہ دوسرے میں رسولؐ کی نعت کے بعد تیسرے حصے میں فلسفہ واجبات کو کچھ یوں بیان فرمایا ہے:

ایمان: شرک سے دوری، نماز: تکبر سے دوری، زکوۃ: تزکیہ نفس و وسعت رزق، روزہ: اخلاص، حج: استحکام دین، عدل: دلوں کی ہم آہنگی، اطاعت اہل بیتؑ: دینی امور میں نظم و ضبط، امامت: اختلافات سے دوری اور ایک مرکز میں جمع ہونا، جہاد: اسلام کی عزت اور کفر کی ذلالت، صبر: اجر و ثواب، امر بمعروف: معاشرے کی مصلحت، والدین سے احسان: غضب خدا سے امان، صلہ رحمی: طول عمر اور نسل میں برکت، قصاص: لوگوں کی جانوں کی حفاظت، نذر: عفو و بخشش۔۔۔

آپ کو حضرت فاطمہ زہراؑ کے مندرجہ بالا سنہرے کلمات سے اندازہ ہوا ہوگا کہ انہیں دینی معارف میں کس قدر عبور اور تسلط تھا کہ ایک ہی لڑی میں سارے اہم ترین احکام کے علل و اسباب کو کس خوبصورتی سے پرویا ہے!

علامہ اقبال نے اپنے اشعار میں عورت کے مقام کو بیان کرتے ہوئے یوں کہا ہے۔

مکالمات افلاطون نہ لکھ سکی لیکن۔۔۔اسی کے شعلے سے ٹوٹا شرار افلاطون

اقبال کے مطابق عورت مکالمات افلاطون نہیں لکھ سکی اگرچہ ان مکالمات کا باعث تھیں لیکن اگر مجھے علامہ سے مخاطب ہونے کا موقع ملتا تو ضرور کہتا کہ آپ علیہا السلام اگر اغلب کی بات کر رہے ہیں تو شاید ٹھیک ہو وگرنہ آپ نے حضرت زہرا علیہا السلام کے خطبوں اور اسی طرح حضرت زینب علیہا السلام کے خطبوں کو پڑھا ہوتا تو کبھی یہ شعر نہ کہتے یا کم از کم کچھ عورتوں کو استثناء کرتے۔ جی ہاں! جناب فاطمہ علیہا السلام کا خطبہ فدک، فقط اپنا مدعا پیش کرنا نہیں تھا بلکہ خلافت کے دعویداروں کو اسلام کا آئینہ دکھانا مقصود تھا۔

آپ علیہا السلام شہادت کے بارے میں دو قول نقل ہوئے ہیں پہلا قول یہ ہے کہ آپ علیہا السلام، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی رحلت کے بعد ۷۵ دن بعد شہید ہوئیں لہذا امام صادق علیہ السلام نے فرمایا:

إِنَّ فاطِمَةَ(علیها السلام) مَكَثَتْ بَعْدَ رَسُولِ اللهِ صلى الله عليه وآله وسلم خَمْسَةً وَ سَبْعِينَ يَوْماً

فاطمہ علیہا السلام، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد ۷۵ دن زندہ رہیں اس قول کی بنا پر آپ علیہا السلام کی شہادت ۱۳ جمادی الاول میں واقع ہوئیں ہے[1]۔

دوسرا قول: حضرت فاطمہ علیہا السلام، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی رحلت کے ۹۵ دن بعد شہید ہوئیں، جس کی بنا پر آپ علیہا السلام کی شہادت، ۳ جمادی الثانی ۱۱ ہجری میں واقع ہوئی[2]۔

سبب شہادت

بحار الانوار میں سبب شہادت کو کچھ اس طرح بیان کیا گیا ہے:

وَكانَ سَبَبُ فَوْتِها أَنَّ قُنْفُذَ مَوْلى عُمَرَ لَكَزَها بِنَعْلِ السَّيْفِ بِأَمْرِهِ فَأَسْقَطَتْ مُحْسِناً وَمَرِضَتْ مِنْ ذلِكَ مَرَضاً شَديداً

آپ علیہا السلام کی شہادت کا سبب، ایک ظالم کے غلام قنفذ کے قبضہ شمشیر کی وہ ضربت تھی جو اس نے اپنے ظالم آقا کے حکم سے لگائی جس کی وجہ سے حضرت محسن علیہ السلام شہید ہوئے اور آپ علیہا السلام سخت بیمار ہوئیں[3]۔

[1] الكافي، ج ۱، ص ۴۵۸، باب (مولد الزهراء فاطمة

[2] دلائل الإمامة، طبری آملی صغیر، محمد بن جریر بن رستم، محقق / مصحح: مؤسسة بعثت، بعثت، قم، ۱۴۱۳ق، چاپ اول، ص ۱۳۴

[3] بحار الأنوار، ج ۴۳، ص ۱۷۰

آخر میں ہم حضرت فاطمہ علیہا السلام کی وصیت کے ایک جملے پر اپنے مقالے کا اختتام کرتے ہیں جس میں ہماری شوہر دار خواتین کے لیے بہترین سبق موجود ہے:

يابْنَ عَمِّ ماعَهِدْتَنى كاذِبةً وَلا خائِنَةً وَلا خالَفْتُكَ مُنْذُ عاشَرْتَنى

اے میرے چچازاد! آپ نے مجھے کبھی جھوٹی اور خیانت کار نہیں پایا نیز ازدواجی زندگی کے آغاز سے میں نے کبھی آپ کی مخالفت نہیں کی[1]۔

حضرت زہرا علیہا السلام کی کنیزوں کو ان کی وصیت ہے۔ کہ شوہر داری میں تین چیزوں کا اہتمام آپ سب پر واجب ہے اول: شوہر سے کبھی جھوٹ نہ بولو اس کے ساتھ سچی گفتگو کے ساتھ زندگی کرو۔ دوم: خلوت اور جلوت میں اس سے خیانت نہ کرو۔ سوم: شوہر کی سرپرستی کو مانو اور اس کی اطاعت کرو اور کبھی اس کی مخالفت نہ کرو اگر ایسا ہوا تو یقیناوہ گھر حضرت زہرا علیہا السلام کے سچے پیروکاروں کا اور اسی دنیا میں ان کا گھر کی طرح جنت نظیر ہو جائے گا۔ (ان شاء اللہ)

اللہ تعالی سے دعا ہے کہ امام زمان عج کے ظہور میں تعجیل عطا کرے آمین

مقالہ نویس: شیخ غلام مہدی حکیمی

[1] بحار الانوار، ج ۴۳، ص ۱۹۱